ائمہ معصومین کے صاحبزادوں کے اسماء گرامی

یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ائمہ معصومین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے فرزندوں دلبندوں کے نام مبارک ابوبکر، عمر، عثمان رکھے ہیں۔ اور اہل تشیع کی تقریباً ہر کتاب میں جہاں بھی ائمہ معصومین کی اولاد معصومین کا بیان اور ان کے اسمائے گرامی کا ذکر آتا ہے۔ یہ حقیقت واضح ہے۔

جلاء العیون مصنفہ باقر مجلسی میں بالتصریح موجود ہے۔ اور کشف الغمہ صفحہ ۱۳۲، ۲۲۴ پر حضرت سیدنا امام عالی مقام علی کرم اللہ وجہہ کے ایک صاحبزادے صاحب کا نام مبارک ابوبکر دوسرے کا نام مبارک عمر، تیسرے کا نام مبارک عثمان، موجود ہے اور یہ بھی تصریح ہے کہ یہ تینوں حضرات اپنے بھائی کے ساتھ میدان کربلا میں شہید ہوئے۔ جلاء العیون میں ہے کہ امام عالی مقام شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک فرزند کا نام عمر ہے جو علی اکبر کے نام سے مشہور تھے۔ کشف الغمہ صفحہ ۱۷۱ میں ہے کہ امام عالی مقام سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ایک صاحبزادہ صاحب کا نام مبارک ابوبکر دوسرے کا نام مبارک عمر ہے۔ کشف الغمہ صفحہ ۲۰۰ میں ہے کہ امام عالی مقام سیدنا علی بن الحسین زین العابدین رضی اللہ عنہم کے ایک صاحبزادے صاحب کا نام مبارک عمر ہے کشف الغمہ صفحہ ۲۴۳ میں امام عالی مقام ابوالحسن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے صاحب کا نام مبارک ابوبکر ہے۔ دوسرے کا نام عمر ہے۔

وقت تحریر چونکہ میرے پاس جلاء العیون موجود نہیں ورنہ اس کے صفحات بھی درج کرتا۔ صفحات یاد نہیں ہیں۔ علماء حضرات کتاب دیکھ کر صفحات لگالیں۔

کتاب ناسخ التواریخ میں ہر ایک امام کے فرزندوں کے نام اور ان کے فرزندوں کے فرزندوں کے نام حتی کہ کئی پشتوں تک ابوبکر، عمر، عثمان ہیں۔

اب جن مقدس ہستیوں نے اپنے دلبندوں کے نام ابوبکر، عمر، عثمان رکھے تھے۔ بہر صورت وہی ہستیاں ان کے مراتب اور فضائل سے زیادہ واقف ہو سکتی ہیں نہ کہ ساڑھے تیرہ سو سال کے بعد آنے والے لوگ (اور اگر گستاخی نہ ہو) تو ایسے لوگ جو قرآن کریم کی کسی آیت کا صحیح ترجمہ کرنا تو کجا خود صحیح تلاوت کرنے سے بھی نابلد ہیں۔ علوم عربیہ پر مہارت تو بڑی دور کی چیز ہے۔ نام کے واقف بھی نہیں تو ایسے لوگوں کو یہ حق کہاں سے پہنچتا ہے؟ کہ ائمہ دین کے واضح طرز عمل کے خلاف ان تصریحات کے مناقض و برعکس خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اعلیٰ وارفع شان کے متعلق کوئی نظریہ قائم کریں اور اسی من گھڑت عقیدے کے تحت اللہ کے مقبولوں کے نام لے کر ان کے حق میں سب بکنا عبادت تصور کریں تو اتنا تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اپنی اولاد کا نام بہتر سے بہتر رکھا جاتا ہے۔ آئندہ اولاد کی قسمت۔۔۔ نام رکھنے میں تو ایک غریب سے غریب آدمی بھی بچے کا نام شاہجہان رکھنا ہی پسند کرتا ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا کہ کسی نے بھی اپنے فرزند دلبند کا نام ایسا رکھا ہو جس کو وہ برا مانتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی بڑے سے بڑا محب اپنے لڑکے کا نام ابن زیاد یا شمر، یزید وغیرہ نہیں رکھ سکتا۔ تو تمام ائمہ کرام اپنے فرزندوں، امام زادوں کے نام ایسے کیوں رکھ سکتے تھے جن کو وہ اچھا نہ جانتے ہوں۔ معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک ابوبکر، عمر، عثمان انتہا درجہ فضل و کمال، تقدس اور رفعت شان پر فائض ہستیاں تھیں جیسا کہ پہلے اوراق میں ائمہ معصومین کی تصریحات کو بطور نمونہ پیش بھی کر چکا ہوں۔

برے نام سے اجتناب

اگر چہ اہل عقل کے نزدیک ائمہ معصومین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اپنے فرزندوں کا نام ان مقدس ہستیوں کے نام پہ رکھنا ان کے علو مرتبت و رفعت شان کیلئے بڑی زبردست دلیل ہو سکتی ہے۔ مگر ہم یہ بھی بتائے دیتے ہیں کہ اہل تشیع کی معتبر ترین کتابوں میں یہ تصریح بھی موجود ہے کہ ائمہ طاہرین کے نزدیک کسی ایسے آدمی کا نام اپنی اولاد کیلئے تجویز کرنا جس پر اللہ تعالیٰ خوش نہ ہو یہ ہرگز جائز نہیں۔ مثال کے طور پر کشف الغمہ صفحہ ۲۴۴ جہاں حضرت امام ابوالحسن موسیٰ رضا اور امام جعفر صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں اپنے ایک شیعہ یعقوب سراج کو حکم دے رہے ہیں۔ کہ کل جو تو نے اپنی لڑکی کا نام رکھا ہے۔ جلد اس کو بدل لو کیونکہ یہ ایسے آدمی کا نام ہے جس پر خدا خوش نہیں۔ تو جو دوسروں کی اولاد کا نام بدلنے کا حکم دے رہے ہیں وہ اپنے فرزندوں کے نام ایسے کیوں تجویز کرتے جو اللہ کے پیارے نہیں تھے اور جن کو وہ بہتر نہیں جانتے تھے۔

عجیب لیطفہ

کئی دوستوں نے ایک عجیب لطیفہ سنایا کہ شہر سرگودھا میں ایک آنکھوں کے ڈاکٹر ہیں جن کے پاس جب کوئی ایسا مریض جاتا ہے جس کا نام صدیق یا عمر یا عثمان ہو تو پہلے تو اس کو زیر علاج رکھنے سے ہی انکار کر دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی ناقابل رد سفارش لے جاتا ہے تو پھر اس غریب کو ہمیشہ کیلئے آنکھ کے مرض سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس قسم کے آئی سپیشلسٹ محبّ ائمہ معصومین کے زمانہ میں علاج کی خدمات پیش نہ کر سکے ورنہ ان کا نور دیدۂ ائمہ کے ساتھ بھی یہی سلوک ناگریز تھا جونہی وہ مقدس ہستیاں اپنا نام ابوبکر یا عمر یا عثمان بتاتیں ادھر دستِ محبّ شان محبت کا مظاہرہ کر گزرتا۔ ایسے ڈاکٹر صاحب کا یہ نظریہ بھی خارج از حکمت نہیں کیونکہ ابوبکر و عمر، عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو آنکھ کے ساتھ نسبت بھی تو ہے۔ دیکھئے اہل تشیع کی معتبر ترین کتاب معانی الاخبار مطبوعہ ایران صفحہ ۱۱۰ جہاں امام عالی مقام امام حسن رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر میری آنکھ ہے عمر میرے گوش مبارک ہیں عثمان میرا دل منور ہے اور تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مطبوعہ ایران صفحہ ۱۶۴، ۱۶۵ کہ جہاں حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ابوبکر بمنزلہ میری آنکھ کے ہے تو ایسی صورت میں محبت و تولی کا سارا مظاہرہ آنکھ ہی کے متعلق پیش کرنا زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔

وائے افسوس!

حضرت انتہائی تعجب ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے روزمرہ مشغلہ کے متعلق بھی تاریخ سے اس قدر بے خبر ہیں کہ ان کو ائمہ معصومین کے نام تک معلوم نہیں ان کے واضح ترین طرز حیات و تصریحات اور لائحہ عمل تو درکنار محض جہالت پر مبنی ایک خود ساختہ دھرم پر کیوں اتر آتے ہیں چونکہ صاحب کشف الغمہ نے اہل السنّت والجماعت کے متعلق بڑے شد و مد کے ساتھ اتہام باندھا تھا۔ کہ وہ ائمہ معصومین کی روایات کو نہیں مانتے۔ اسی خوف سے میں نے اہل تشیع ہی کی معتبر ترین کتابوں کو حاصل کیا اور ان سے صرف وہی روایتیں جو ائمہ طاہرین معصومین سے ہیں اور جن کے متعلق یقین کامل ہے کہ محبت و تولی کا دم بھرنے والے ایسی روایتوں کو سر آنکھوں پر رکھیں گے اور دیکھتے ہی ایمان لائیں گے۔ اہل عقل وانصاف کی خدمت میں پیش کی ہیں۔

یہ رسالہ گویا کلمۃ باقیہ ہے اللہ تعالیٰ منظور فرمائے اور اپنے مقبولین کے طفیل اہل انصاف ودانش کو اس سے ہدایت بخشے اور مجھ غریب کو جزائے خیر سے سرفراز فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیمo

فقیر محمد قمر الدین سیالوی غفر اللہ لہ

سجادہ نشین آستانہ اقدس سیال شریف (ضلع سرگودھا)

بتاریخ ۱۸۔ ربیع الآخر ۱۳۷۷ھ یوم الاثنین